السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید صیح العقیدہ ہے لیکن محض اس خیال سے کہ لوگ اس کی بات توجہ سے سنکر اس پر عمل کرتے ہیں اوراس سے نفرت نہیں کرتے بعض رسوم مروجہ مثلاً فاتحہ سویم دہم چہلم وغیرہ میں شریک ہوجاتا ہے زید کہتا ہے کہ ان بدعات میں اس نیت سے شرکت کرنے پر اگر کوئی گناہ ہوگا تو مجھ پر ہوگا میرے ان کاموں میں شریک ہونے کی وجہ سے میری تبلیغ سے لوگ بدکتے نہیں بلکہ تبلیغ کے تیجہ میں شرکیہ کاموں سے بچ جائیں گے اور راہ راست پر آجائیں گے کیا یہ طرز عمل شرعا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فاتحہ، سویم، دہم، بستم، چہلم، بڑے پیر کی گیارہویں وغیرہ رسوم مروجہ بلاشبہ شک کتب فقہ حنفی کی رو سے بھی بدعت ہیں اوران میں بتدعین کا زید کی تبلیغ سے متاثر ہوکر امور شرکیہ (قبر پرستی، تعزپرستی، پیر پرستی، نذر نیاز لغیر اللہ اہل قبور سے استمداد واستعانت وغیرہ) سے بچ جانا غیر قطعی بلکہ شکوک ہے اس لئے محض اس وہم وخیال کی بنا پر امور بدعیہ میں شرکت جائز نہیں ہوگی زید کے اس طرز عمل سے شبہ ہوتا ہے، کہ وہ مداہنت فی الدین کا مرتکب ہے اور دنیا طلبی کے لئے اس چیز کو حیلہ اور بہانہ بنا رہا ہے، پس اس کو بدعات ومنکرات سے الگ تھلگ رہ کر حکمت عملی سے پند ونصیحت کا وہ ڈھنگ اختیار کرنا چاہیئے کہ اس کی تبلیغ مفید وتیجہ خیز ثابت ہو اور دین بھی مجروح نہ ہو۔ ہاں اگر زید کو اس امر کا قوی اور غالب گمان ہو کہ یہ بتدعین اس کی تبلیغ کے ذریعہ اور شرکیہ سے توبہ کرلینگے اوران کے عقائد کفریہ کی اصلاح ہوجائے گی تو اس شرط کے ساتھ ان رسوم غیر شرکیہ میں علی سبیل الکراہتہ شریک ہوسکتا ہے کہ مناسب موقعوں اور موزوں اوقات میں ان رسوم کا بدعت اور منکر ہونا بھی ان پر ظاہر کرتا رہے یہاں تک کہ وہ ان رسوم بدعیہ کو بھی ترک کردیں۔ عبید اللہ رحمانی محدث دہلے جلد ۹ شمارہ ۸

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 250

محدث فتویٰ